Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ٹیلیفون: ۴۴۹
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۸
روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی
جلد ۳۶/۷۱ | ہفتہ ۱۹ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ ۱۶ صلح ۱۳۶۱ ہش ۱۶ جنوری ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۱

نوعِ انسانی پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا

آپؐ کے احسانات کائنات کی ہر تخلیق پر شمار سے اتنے بالا ہیں کہ ان کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا

انسانی مساوات کے قیام، عورتوں کے حقوق کی تعیین نیز کائنات کے ہر ذرہ پر آنحضورؐ کے لاتعداد احسانات کا ایمان افروز تذکرہ

جلسہ سیرۃ النبیؐ میں محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب کا خطاب، جلسہ کی روداد (تیسری اور آخری قسط)

محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی تقریر کا موضوع "نوعِ انسانی پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات" تھا۔ آپ نے اس کائنات کی تخلیق، توحیدِ حقیقی کا قیام، مساوات و برابری کا قیام اور عورت کے حقوق قائم کرنے کے احسانات سمیت ان متعدد دیگر احسانات پر روشنی ڈالی جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم پر کئے ہیں

صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات مجھ پر، آپ پر، امت پر، انسانیت پر بلکہ خالق دوجہاں کی تخلیق کے ہر ذرے پر اتنے ہیں کہ کسی طاقت کے بس میں نہیں کہ ان کا مکمل احاطہ کر سکے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کا آغاز اس وقت ہو گیا جب اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان آنحضورؐ کی خاطر پیدا فرمائے اور لہلہاتے کھیتوں، سمندروں، پہاڑوں، پھولوں پھلوں غرضیکہ کائنات کی ہر چیز کو بتا دیا کہ تمہارا وجود اور تمہاری ہر صفت اس شخص کے وجود کے طفیل ہے۔ اس لئے جو کچھ تھا وہ محمدؐ کا احسان ہے جو ہے اور جو ہوگا وہ سب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان ہے۔ اور اس محسنِ انسانیت کے وجود باجود کا جلوہ دکھانے کے لئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی۔ آپؐ جس زمانے میں پیدا ہوئے وہ تاریکی اور ظلمت کی انتہا کا زمانہ تھا۔ ایسے عالم میں آنحضورؐ کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ایک کامل کتاب یعنی قرآن کریم نازل کر کے دنیا پر ایک عظیم احسان فرمایا جو قیامت تک پیدا ہونے والی قوموں اور انسانوں کے لئے ایک ابدی احسان اور مشعلِ راہ ہے۔ اس کتابِ عظیم کے ذریعے آنحضور نے نوعِ انسانی پر ایک اور عظیم احسان یہ کیا کہ بندہ کا خدا سے تعلق قائم کر کے اسے معراجِ کمال تک پہنچا دیا اور آگ اور بتوں کی پرستش کرنے والے انسان کو توحید کی عظمت سے اپنے عمل سے آگاہ کر دیا جنگِ احد میں جبکہ مسلمان سخت مشکل میں تھے۔ اور کفار کے جواب میں خاموشی مناسب تھی۔ اس وقت نبی کریمؐ نے ہر احتیاط کو بالائے طاق رکھتے ہوئے توحید کا نعرہ بلند کیا۔ اور آپؐ نے صحابہؓ کی وہ جماعت قائم کی جو اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سوتے جاگتے خدا کو دیکھنے لگے اور جب بھی خدا تعالیٰ نے ان کو آزمایا اور جیسی بھی سخت آزمائش آئی ان کی زبانوں پر صرف ایک ہی نعرہ آیا اے اللہ ہم تیرے ہیں۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے حضرت بلالؓ اور حضرت عمرؓ کے واقعات بیان کر کے واضح کیا کہ کس طرح سے اللہ تعالیٰ کی ذات کی محبت ان صحابہؓ کے رگ و ریشے میں پیوست تھی۔

نوعِ انسانی پر آنحضورؐ کے ایک اور احسان کا ذکر کرتے ہوئے محترم صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ آپؐ کا ایک اور احسان تعلق باللہ اور تعلق بالعباد کے اعلیٰ ترین مدارج پر فائز قوم کا پیدا کر دینا ہے۔ آنحضورؐ کی بعثت سے قبل عربوں میں بڑی معمولی باتوں پر ایسی لڑائیاں ہوتی تھیں جو سالہا سال جاری رہتیں مگر آنحضورؐ نے عفو و درگذر کے ذریعے انسانی ذہن کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔ آپ نے اپنے جانی دشمنوں، کفارِ عرب کو معاف کر دیا، قحط کے وقت ان کی مدد کی اور یوں اخلاق کا عظیم نمونہ قائم فرمایا۔

فاضل مقرر نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے عربوں میں غلامی کی لعنت ختم کرنے کے لئے آنحضورؐ کی خدماتِ جلیلہ کا ذکر فرمایا۔ اور بتایا کہ آنحضورؐ نے بلالؓ کے جھنڈے کو امن کا مقام قرار دیکر ہمیشہ کے لئے غلاموں کو معاشرے میں عزت کا مقام دے دیا۔

نوعِ انسانی پر ایک اور اہم احسان مساوات و برابری کا قیام ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے محترم صاحبزادہ صاحب نے بتایا کہ آنحضورؐ نے غلاموں کو لشکروں کا سالار بنا دیا اور جب ایک بڑے رتبے کی عورت نے چوری کی تو اسے معاف کرنے کی بجائے آنحضورؐ نے فرمایا کہ اگر میری

(باقی صفحہ پر)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۱۴ صلح / جنوری۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:

حضور کی طبیعت پہلے سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کو روح القدس کی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت سر درد اور متلی کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کو صحت کامل و عاجل عطا کرے اور لمبی بابرکت عمر سے نوازے۔ آمین۔

• میرے بھائی مکرم عزیز اللہ صاحب آف کینیڈا ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ ڈاکٹروں کی تشخیص کے مطابق ان کے معدہ میں السر (ULCER) کا پرانا زخم تھا جس کے باعث خون کی کمی ہو گئی تھی۔ علاج کے نتیجہ میں پہلے سے افاقہ ہے۔ تمام بھائی اور بہنیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے بھائی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(صادقہ فرحت بنت حافظ قدرت اللہ صاحب
دارالرحمت وسطی ربوہ)

خاندانِ حضرت اقدس میں شادی کی مبارک تقریب

خاندانِ حضرت اقدس میں مورخہ ۳، ۴ جنوری ۱۹۸۲ء کو شادی کی ایک مبارک تقریب منعقد ہوئی جس میں سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی شمولیت فرمائی اور نئے جوڑے کو اپنی دعاؤں سے نوازا۔ یہ تقریب مکرم صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب ابن محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب اور مکرمہ صاحبزادی امۃ الوکیل بیگم صاحبہ بنت محترم صاحبزادہ مرزا انور صاحب کی شادی کی تقریب تھی۔

تقریب رخصتانہ محترم صاحبزادہ مرزا انور صاحب کے گھر واقع محلہ دارالصدر میں سہ پہر قریباً چار بجے منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے کی اور حضرت اقدس کے دعائیہ اشعار مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب بھامڑی نے ترنم سے سنائے۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے تمام حاضرین سمیت ہاتھ اٹھا کر اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی۔

دعوتِ ولیمہ اگلے روز ۴ جنوری ۱۹۸۲ء کو محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب کے گھر "الفارس" واقع دارالصدر جنوبی میں دن کے قریباً دو بجے منعقد ہوئی۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ نے طعام کے بعد دعا کروائی۔ یاد رہے کہ اس سے قبل مورخہ ۲ جنوری کو بعد از نماز عصر حضور ایدہ اللہ نے مسجد مبارک میں یہ نکاح مبلغ بیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا تھا اور دعا کروائی تھی۔

مکرم مرزا محمود احمد صاحب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے پوتے اور حضرت نواب عبداللہ خان صاحب اور حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے نواسے ہیں۔ جبکہ مکرمہ صاحبزادی امۃ الوکیل بیگم صاحبہ حضرت مصلح موعود کی پوتی اور صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب اور صاحبزادی امۃ السلام بیگم صاحبہ کی نواسی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس رشتہ کو کامیاب اور مثمر بثمراتِ حسنہ کرے اور اس تعلق کو خاندانِ حضرت اقدس اور احمدیت کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۹ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ

۱۶ صلح ۱۳۶۱ ہش

مخالفینِ حق کی افسوسناک روش اور اس کا تجزیہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس امر کا بہت ہی افسوسناک رنگ میں ذکر کیا ہے کہ اس کے مبعوث کردہ ماموروں میں سے کوئی ایک مامور بھی ایسا نہیں گزرا کہ جس کی گمراہ اور غلط کار لوگوں نے مخالفت نہ کی ہو اور اس کے ساتھ تحقیر و تذلیل اور استہزاء کا سلوک روا نہ رکھا ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہر زمانہ کے غلط کار لوگوں کی اس ظالمانہ اور مجرمانہ ذہنیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ (یٰسٓ آیت ۳۱)

ترجمہ:۔ ہائے افسوس (انکار کی طرف مائل) بندوں پر جب کبھی بھی ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے وہ اس کو حقارت کی نظر سے دیکھنے لگ جاتے ہیں۔ (اور تمسخر کرنے لگتے ہیں)

جب کوئی ایک مامور بھی ایسا نہیں گزرا کہ لوگوں نے جس کی مخالفت نہ کی ہو تو اس سے یہ امر مستنبط ہوتا ہے کہ سچے مامور من اللہ کی مخالفت کا ہونا ایک ناگزیر امر ہوتا ہے اور غالب اکثریت کی طرف سے کسی مدعی ماموریت کی انتہائی شدید مخالفت اور تحقیر و تذلیل اور استہزاء اس کے منجانب اللہ نہ ہونے پر دال نہیں ہوتی بلکہ اس سے اسی دائمی حقیقت کی تائید ہوتی ہے کہ سچے مدعی ماموریت کی مخالفت ضرور کی جاتی ہے اور غالب اکثریت کی طرف سے محض مخالفت کسی مدعی ماموریت کے منجانب اللہ نہ ہونے کی دلیل نہیں۔ اس کے نتیجہ میں سعید الفطرت لوگ اس کے دعوے کو صداقت کے اصل اور حقیقی معیاروں پر پرکھنے کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور دلی اطمینان کے بعد انشراحِ صدر سے اس کو اپنے دعوے میں صادق یقین کر کے اس کے دامن کے ساتھ وابستہ ہو جاتے ہیں۔

اس کلیہ کے تحت جو روزِ اول سے بروئے کار چلا آ رہا تھا ناگزیر تھا کہ نبیوں کے سردار خاتم الانبیاء سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بھی مخالفت ہوتی اور آپ کے ساتھ بھی استہزاء کا سلوک روا رکھا جاتا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آپ کی بھی مخالفت ہوئی اور انتہائی شدید مخالفت ہوئی۔ کفارِ مکہ نے انسانیت سوز مظالم ڈھانے، ایذا رسانی کے نت نئے طریقے اختیار کرنے، تحقیر و تذلیل اور استہزاء کا انتہائی تکلیف دہ اور اذیت ناک سلوک روا رکھنے اور انسانیت اور تہذیب و شائستگی کی حدود پھاندنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ انہوں نے درندگی اور وحشت و بربریت کا ایسا افسوسناک مظاہرہ کیا کہ ایسی درندگی اور وحشت و بربریت چشمِ فلک نے پہلے کبھی نہ دیکھی تھی۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ مخالفینِ حق پر محکم دلائل اور روشن نشانوں کا اثر کیوں نہیں ہوتا اور وہ ان تمام باتوں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے مخالفت اور انسانیت سوز مظالم پر کیوں کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی کفارِ مکہ کے ہدایت سے دور سے دور تر ہوتے چلے جانے کی روش بہت شاق گزر رہی تھی اور یہ چیز آپ کو بے چین کئے دیتی تھی کہ یہ لوگ امن و سلامتی کی طرف آنے کی بجائے کیوں ہلاکت کی طرف بڑھنے میں دلیر سے دلیر تر ہوتے چلے جا رہے ہیں! اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کر کے آپ پر کفارِ مکہ کی اس روش کی اصل وجہ سے آگاہ فرمایا اور تسلی دی کہ ایک وقت آئے گا کہ ان پر اپنی اس روش کی نامعقولیت اور ہلاکت آفرینی آشکار ہو گی اور وہ از خود حق کی طرف آئے اور اسے قبول کئے بغیر نہ رہیں گے۔ لیکن یہ انقلاب یکدم نہیں بلکہ اپنے وقت پر رونما ہو گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ۝ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ۝ فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ (الشعراء آیات ۴ تا ۷)

ترجمہ:۔ شاید تو اپنی جان کو ہلاکت میں ڈال لے گا کہ وہ کیوں نہیں مومن ہوتے (یعنی کیوں ایمان نہیں لاتے؟) اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ان پر ایسا نشان اتار دیں کہ اس کے سامنے ان کی گردنیں جھکی کی جھکی رہ جائیں اور رحمٰن کی طرف سے کبھی کوئی ذکر نہیں آتا کہ جس سے لوگ اعراض نہ کرتے ہوں۔ سو چونکہ انہوں نے (خدا تعالیٰ کی آیتوں کو) جھٹلایا ہے اس کے نتیجہ میں ان کے استہزاء کی حقیقت ضرور ان پر کھل جائے گی۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ ان لوگوں کے ہدایت پانے کے متعلق تیری فکرمندی اپنی جگہ بجا ہے۔ لیکن یہ جلد ایمان نہیں لائیں گے۔ کیونکہ ایمان لانے کے لئے انہیں اپنے غلط نظریات چھوڑ کر اور عقائد حقہ اختیار کر کے اپنی ہستی پر انقلاب لانا پڑتا ہے جس کے لئے یہ تیار نہیں ہیں اس لئے یہ مخالفت کرتے ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو ہم انہیں عذاب کا نشانہ بنا کر انہیں ایمان لانے پر مجبور کر دیں۔ لیکن مجبوری کا یہ ایمان انہیں اجر و ثواب کا مستحق بنانے کا موجب نہیں ہو گا اور کچھ عرصہ کے بعد یہ پھر گمراہی کی طرف لوٹ جائیں گے۔ ہم نے انہیں مخالفت کرنے اور استہزاء کرنے کی مہلت دی ہوئی ہے۔ یہ اپنی مخالفانہ تدبیروں اور انسانیت سوز مظالم کے باوجود جب حق کو رفتہ رفتہ غالب آتا دیکھیں گے تو ان کی آنکھیں آپ ہی کھلیں گی اور ان کے لئے انشراحِ صدر کے ساتھ حق کو قبول کرنے کے سوا چارہ نہ رہے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ انسان میں جب چھوٹی چھوٹی معمولی عادتیں (خواہ وہ کتنی ہی نامعقول اور لغو ہوں) راسخ ہو جائیں تو انسان باوجود سمجھانے بجھانے کے اپنی ان نامعقول اور لغو عادتوں کو ترک کرنے پر آمادہ نہیں ہوتا اور وہ عادتیں اسے چمٹی رہتی ہیں۔ اسی طرح جب کسی قوم میں سراسر غلط نظریات اور غلط عقائد پھیل جاتے ہیں اور وہ ان کی عادی بن جاتی ہے۔ اور نسل در نسل وہ منتقل ہوتے چلے جاتے ہیں تو پھر اس قوم کے لئے ان سراسر غلط نظریات اور غلط عقائد سے دستبردار ہونا ممکن نہیں ہوتا اور ان نظریات اور عقائد کے خلاف کوئی دلیل بھی خواہ وہ کتنی ہی وزنی اور معقول کیوں نہ ہو، ان کے نزدیک درخورِ اعتنا نہیں ہوتی اسی لئے جب مامور من اللہ لوگوں پر ان کی گمراہی واضح کر کے انہیں ہدایت کی طرف بلاتا ہے تو وہ ہدایت کو قبول کرنے کی بجائے اس کی مخالفت پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور ظلم کرنے اور استہزاء کا سلوک روا رکھنے سے بھی باز نہیں آتے۔ کفارِ مکہ نے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنے اور آپ کو اذیتیں پہنچانے میں اسی ذہنیت کا مظاہرہ کیا۔

ان کی اس مخصوص ذہنیت اور اس کے بعض عملی مظاہر پر ہم انشاء اللہ آئندہ شمارہ میں روشنی ڈالیں گے۔

بہت دعائیں کریں

"بہت دعائیں کریں دن کو بھی دعائیں کریں اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر بھی دعائیں کریں۔ نمازوں میں بھی دعائیں کریں اور نوافل میں بھی دعائیں کریں۔ غرض اٹھتے بیٹھتے اور چلتے پھرتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور اس کی توحید کو قائم کرنے کے لئے اسی کی مدد اور نصرت کے حصول کے لئے اس کے سامنے عاجزانہ ہاتھ پھیلائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ہاتھوں کو جو اس کے سامنے پھیلے ہوں اور آپ کی جھولیوں کو جو اس کے سامنے پھیلی ہوں اپنی رحمتوں اور فضلوں سے اس طرح بھر دے کہ ان میں کوئی گنجائش باقی نہ رہے"۔

(حضور ایدہ اللہ الفضل ۱۷ جولائی ۱۹۷۳ء)

درخواستِ دعا:۔ میرے دادا جان محترم مولوی ظفر محمد صاحب ظفر احمد نگر کی طبیعت خراب ہے اور وہ سول ہسپتال فیصل آباد میں زیرِ علاج ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

خلیق احمد ظفر احمد نگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں
آگے بڑھو پروگرام

اللہ تعالیٰ کے نشانوں اور افضال کی ایک ایمان افروز داستان

محترم مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر سیکرٹری نصرت جہاں - ربوہ

نوٹ:- یہ مضمون جلسہ سالانہ نمبر ۱۹۸۱ء میں جگہ کی قلت کی وجہ سے بالکل نامکمل صورت میں چھپا تھا۔ اس مضمون کی اہمیت کے پیش نظر اب یہ سارا مضمون بالاقساط ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

مسلسل تبدیلی

عالمگیر جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے مغربی افریقہ کا دوسرا دورہ دس سال کے وقفہ کے بعد گزشتہ سال جولائی ۱۹۸۰ء میں فرمایا۔ نائیجیریا میں ۲۱ اگست کو ایک پریس کانفرنس کے دوران فیڈرل ریڈیو کارپوریشن آف نائیجیریا کے نمائندہ مسٹر موسیٰ علی نے دورانِ ملاقات حضور سے دریافت کیا کہ ۱۹۷۰ء کے دورہ کے بعد ۱۹۸۰ء کے دوسرے دورہ کی کیا اہمیت ہے اس کے جواب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

"انسانی زندگی میں مسلسل تبدیلی ہو رہی ہے جو حالات ۱۹۷۰ء میں تھے وہ بہت حد تک بدل چکے ہیں اور دنیا ایک نیا رنگ اختیار کر رہی ہے۔ ۱۹۷۰ء کے دورہ کی اپنی اہمیت تھی اور موجودہ دورہ کی اپنی اہمیت ہے۔ اُس وقت میں نے یہاں کے حالات اور عوام کی ضروریات کا جائزہ لے کر بعض رفاہی کام شروع کرنے کا پروگرام بنایا تھا۔ چنانچہ میں نے اس پروگرام کے مطابق یہاں کے عوام کی خدمت کی غرض سے بعض ہسپتال جاری کئے اور سکینڈری سکولز کھولے اب میں یہاں ان ہسپتالوں اور سکولوں کی کارکردگی کا جائزہ لے کر یہ دیکھنے آیا ہوں کہ ہم ان ہسپتالوں اور سکولوں کے ذریعہ یہاں کے عوام کی خدمت کرنے میں کہاں تک کامیاب رہے ہیں سو الحمد للہ ہمیں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس مقصد میں خاطر خواہ کامیابی نصیب ہوئی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہاں کے لوگوں کو تعلیم دینے اور غریبوں کو علاج معالجہ کی سہولتیں بہم پہنچانے کی توفیق بخشی۔ اس خدمت پر یہاں کے عوام اور حکومت سب خوش ہیں اور اس فضل پر ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں۔

(دورہ مغرب ۱۴۰۰ھ صفحہ ۲۵۷-۲۵۸)

نقشہ ہی بدل گیا

نائیجیریا کے دارالحکومت لیگوس میں مورخہ ۲۱ اگست کو سہ منزلہ احمدیہ جامع مسجد کا افتتاح فرماتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

"میں دس سال بعد یہاں آیا ہوں۔ جہاں تک احمدیت کے اثر و نفوذ کا تعلق ہے گزشتہ دس سال میں نائیجیریا کا نقشہ بدل گیا ہے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ حالات میں خوشگوار تبدیلی رونما ہو چکی ہے۔ ۱۹۷۰ء میں جب میں یہاں آیا تھا تو اس وقت تک اس عظیم ملک کے بعض خطے ایسے تھے جن کے دروازے ہم پر بند تھے احمدی ان خطوں میں داخل نہیں ہو سکتے تھے۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ کی راہنمائی اور اس کے فضل کے نتیجہ میں میں نے نصرت جہاں سکیم کا اجرا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس میں ایسی برکت ڈالی کہ اس سکیم نے حالات کو یکسر بدل کر رکھ دیا۔ اس سکیم کے اعلان کے بعد حکومت نے ہمیں سیکنڈری سکولز اور ہسپتال کھولنے کے لئے زمین دی اور اس طرح ہمیں یہاں متعدد سکول اور ہسپتال کھولنے اور نائیجیرین عوام کی خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ اور بفضلِ تعالیٰ حالات میں تبدیلی آتی چلی گئی۔ میرے اس دورہ پر روانہ ہونے سے قبل آپ کے مرکزی مشن نے مجھے خط لکھا کہ ایک سٹیٹ کی حکومت اصرار کر رہی ہے کہ ہم اس سٹیٹ میں پانچ سکول کھولیں۔ میں نے اس کی منظوری دے دی ہے۔ میں اللہ کے فضل پر بھروسہ رکھتے ہوئے امید رکھتا ہوں کہ ہم چند ماہ کے اندر اندر پانچ سکول کھولنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اب اسی سٹیٹ کے گورنر کی طرف سے مجھے یہاں خط ملا ہے کہ ہم پانچ سکولوں کے علاوہ دو میڈیکل سنٹرز کھولنے کا انتظام بھی کریں۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں ہم جلد دو میڈیکل سنٹرز بھی کھولنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ میں بھی دعا کرتا ہوں آپ بھی دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہمیں یہ نئے سکولز اور میڈیکل سنٹرز کھولنے کی ہمت اور توفیق عطا کرے ہم خدا کی مدد کے بغیر کچھ نہیں کر سکتے سب کچھ اس کے فضل پر منحصر ہے اور حصول فضل کا اقرب طریق دعا ہی ہے جب ۱۹۷۰ء میں میں یہاں آیا تھا تو میں نے آپکی قوم سے وعدہ کیا تھا کہ ہم ملک کے مختلف علاقوں میں چار سیکنڈری سکول کھولیں گے۔ وعدہ صرف چار سکول کھولنے کا تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ہمیں اس سے زیادہ سکول کھولنے کی توفیق عطا کر دی جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ ہم اب تک چھ سکول کھول چکے ہیں وہ پانچ سکول ان کے علاوہ ہوں گے۔ جنہیں کھولنے کا ہم ارادہ رکھتے ہیں۔

(دورہ مغرب ۱۴۰۰ھ صفحہ ۲۷۲-۲۷۳)

منصوبہ کا آغاز

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے پہلے دورہ مغربی افریقہ ۱۹۷۰ء سے واپسی پر مسجد مبارک ربوہ خطبہ جمعہ میں فرمایا۔

"جب میں گیمبیا میں تھا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑے زور سے یہ تحریک ہوئی کہ یہ وقت ہے کہ کم سے کم ایک لاکھ پونڈ فوری طور پر یہاں INVEST کیا جائے (الفضل ۲۰ جون ۱۹۷۰ء)

نیز مغربی افریقہ سے پاکستان آتے ہوئے مسجد فضل لنڈن میں خطبہ جمعہ کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے منصوبہ پر مزید روشنی ڈالی۔

"مجھے یہ فکر نہیں کہ یہ رقم کہاں سے آئے گی۔ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کا یہ منشا ہے کہ خرچ کیا جائے تو اللہ تعالیٰ ضرور دے گا۔ یہ رقم مجھے ملے گی۔ مجھے کوئی فکر نہیں۔ مزید برآں مجھے وہاں کام کرنے کیلئے فوری طور پر تیس ڈاکٹروں کی ضرورت ہے اور اساتذہ اس کے علاوہ ہیں۔ یہ بھی مجھے فکر نہیں کہ رضا کار واقف ملیں گے یا نہیں۔ ملیں گے یہ تو اللہ تعالیٰ کا منشا ہے کہ یہاں کام کیا جائے۔ جس چیز کی مجھے فکر ہے اور آپ کو بھی ہونی چاہیئے وہ یہ ہے کہ محض خدا کے حضور مالی قربانی پیش کر دینا کوئی چیز نہیں جب تک وہ مقبول نہ ہو۔ اس واسطے آپ بھی دعا کریں اور میں بھی کرونگا۔ کہ یہ سعی مشکور ہو۔ خدا تعالیٰ اس حقیر سی قربانی کو قبول فرمائے"

(الفضل ۵ شہادت ۱۳۵۱ھ)

منصوبہ کی اہمیت

کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کو دعاؤں کے ساتھ اور تدبیر سے یہ توفیق مانگنی چاہیئے کہ ہم کم از کم تیس ہیلتھ سنٹرز دس سال کے اندر اندر کھول دیں۔ یہ کام بڑا ضروری ہے ..... یہ مسئلہ اتنا اہم ہے کہ آپ اس کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے نوجوانوں کے دل اور ہمارے بزرگ ڈاکٹروں کے دل بھی اس خدمت کے لئے کھول دے اور تیار کر دے اور ان کے دل میں خدمت کا جذبہ پیدا کر دے۔

(الفضل ۲۲ جولائی ۱۹۷۰ء)

فوری نتائج

کا ذکر اگلے سال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک خطبہ جمعہ کے دوران یوں فرمایا۔

"میں نے پچھلے سال مغربی افریقہ کے دورہ میں حالات کو بچشم خود دیکھا۔ میرا یہ مشاہدہ بالآخر نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے قیام کا باعث بنا۔ دوستوں نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر اپنے اپنے طور پر اخلاص کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب یہ تحریک بڑی بابرکت ثابت ہو رہی ہے مغربی افریقہ کے بعض ممالک میں اب تک کئی ہسپتال اور سکول کھل چکے ہیں جن میں لوگوں کو طبی اور تعلیمی سہولتیں بہم پہنچائی جا رہی ہیں۔ اسلام کے حسن و احسان کا کرشمہ ہے۔ کہ افریقہ میں کارکنانِ اسلام چھلانگیں لگاتے ہوئے آگے بڑھ رہا ہے۔ لوگ عیسائیت کو خیر باد کہہ کر حلقہ بگوش اسلام ہو رہے ہیں۔

(الفضل ۷ اگست ۱۹۷۱ء)

ایک نصیحت

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب جماعت کو متواتر نصیحت فرماتے رہے کہ۔

"جس چیز کی فکر مجھے ہے اور تمہیں بھی

16/1/82

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہونی چاہیئے وہ یہ ہے کہ محض قربانی دینا کافی نہیں ہوتا جب تک اللہ تعالیٰ اس قربانی کو قبول نہ کرے۔ سعی مشکور ہونی چاہیئے خالی قربانی پیش کر دینا تو کسی کام کا نہیں۔

اللہ تعالیٰ سے کوئی بعید نہیں آپ الحمد للہ بہت پڑھیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک حسین اور عظیم رنگ میں ایک چھوٹے سے منصوبے کے لئے قربانی دینے کی توفیق عطا کی ہے اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کو قبول فرمائے۔ آمین

(الفضل ۲۱ اپریل ۱۹۷۱ء)

نائیجیریا میں کام کی ابتداء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پہلے دورہ میں ہی وہاں کے مشنری انچارج مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب انوری کو نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام کے متعلق ہدایات دیں اور جسٹس بکری کی قیادت میں نصرت جہاں کمیٹی بھی بنا دی جس نے دن رات ایک کر کے منصوبہ کی تفصیلات طے کرنے کے علاوہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اس پر عملدرآمد بھی شروع کروا دیا۔

نائیجیریا کا شمال مغربی صوبہ مسلمانوں کا صوبہ کہلاتا ہے مگر تعلیم میں سب سے پیچھے تھا اللہ تعالیٰ کی مشیت نے نصرت جہاں کو سب سے پہلے ۱۹۷۱ء میں اس علاقے میں گوساؤ اور منا کے مقامات پر دو ہائر سیکنڈری سکول قائم کرنے کی توفیق دی۔ مکرم محمد اسماعیل صاحب وسیم اور محمد یعقوب خان صاحب کی نگرانی میں ان سکولوں نے ترقی کی منازل بڑی سرعت سے طے کیں۔ لاکھوں روپے کے خرچہ سے عمارتیں بھی بن گئیں ان سکولوں کا افتتاح کرتے ہوئے نائیجیریا کے ایجوکیشن کمشنر الحاج ابراہیم نے ایک حقیقت کا ایک اعلان فرمایا۔

"جماعت احمدیہ وہ پہلی مسلمان تنظیم ہے جس نے اعلیٰ تعلیم کی طرف قدم اٹھایا ہے۔"

(تحریک جدید اگست ۱۹۷۱ء)

کچھ عرصہ بعد صوبائی حکومت نے نئی تعلیمی پالیسی کے ماتحت سب پرائیویٹ سکولوں کو قومی ملکیت میں لینے کا اعلان فرمایا۔ تو پھر کیا ہوا؟ اس کا حال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان پر معارف سے سنیئے۔

"نائیجیریا میں بعض ایسی بھی جگہیں تھیں جہاں احمدیوں کو برداشت بھی نہیں کرتے تھے۔ وہاں پر ایک بھی پرائمری سکول نہ تھا ہم نے کئی سکول کھولے۔ اس کے بعد حکومت نے ان سکولوں کو قومی ملکیت میں لینے کا اعلان کیا اور کہا کہ قومی ملکیت میں لئے جانے والے سکولوں کے مالکان کو معاوضہ دیا جائے گا۔

حضور نے فرمایا،

"میں نے اپنے آدمیوں کو کہا کہ حکومت کو کہہ دیں کہ ہم نیشنلائزیشن کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ لیکن ہم کوئی معاوضہ نہیں لیں گے۔ ہم نے یہ سکول آپ کی خدمت کے لئے کھولے تھے۔ اب یہ سکول آپ کے ہیں۔"

(الفضل ۱۲ اپریل ۱۹۸۱ء)

جماعت احمدیہ کی اس فیاضانہ پالیسی سے عیسائی مشن سخت مشکلات سے دوچار ہو گئے جنہوں نے اپنے اداروں کا معاوضہ وصول کرنے کے لئے اچھے خاصے بل بنا رکھے تھے حکومت نے احمدیہ مشن کی مخلصانہ پیشکش کو قبول فرماتے ہوئے اسے ایک قابل تقلید نمونہ قرار دیا۔

پلیٹو سٹیٹ میں پہلے احمدیہ کلینک

نے مکرم ڈاکٹر قاضی منور احمد صاحب کی راہنمائی میں ۱۹۷۱ء میں کام کرنا شروع کیا۔ محترم ڈاکٹر صاحب لاہور میں اپنے پرائیویٹ کلینک کے ہزاروں مریضوں کو اپنے بیمار اور بوڑھے والد مکرم ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب کے سپرد کر کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے نائیجیریا پہنچے تھے اس کلینک کا افتتاح کرتے ہوئے نائیجیریا کے شمالی علاقے کے ہیلتھ کمشنر نے فرمایا۔

"ہمارا جدید معاشرہ اس امر کا متقاضی ہے کہ مختلف تنظیمیں ہماری لازمی سروسز کو ترقی دینے کی خاطر زیادہ سے زیادہ قربانی کا مظاہرہ کریں اس لئے میں اس امر کا اظہار کرتا ہوں کہ ہم سب احمدیہ مشن کے ممنون احسان ہیں کہ اس نے یہ کلینک اس غرض سے قائم کیا ہے کہ بنی نوع انسان اس سے مستفید ہوں۔"

(الفضل ۵ مئی ۱۹۷۲ء)

مزید طبی ادارے

محترم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد امیر و مشنری انچارج نائیجیریا کی راہنمائی میں حسب ضرورت حکومت کی اجازت سے کھلتے گئے۔ مکورڈ کلینک جو اب ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب کی نگرانی میں ڈبل ہو چکا ہے۔ کے بعد اجیبو روڈے اور اباوان میں احمدیہ کلینک قائم ہوئے جو ڈاکٹر عبدالرحمان بھٹہ اور منور احمد صاحب کی نگرانی میں کام کر رہے ہیں۔

جون ۸۰ء میں اموسان کے عظیم احمدیہ ہسپتال کے افتتاح کے موقع پر روگن سٹیٹ کے گورنر جناب چیف بستی رونا بانجو نے اپنی حکومت اور عوام کی طرف سے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا

"میں انتہائی خلوص کے ساتھ احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ملکی ترقی میں ہمارے ساتھ نہایت اعلیٰ کردار ادا کیا ہے انہوں نے کہا کہ میں اپنی حکومت کی طرف سے تمام حاضرین کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہماری حکومت مکمل مذہبی آزادی اور مذہبی رواداری کی پالیسی جاری رکھے گی ہماری ریاست میں ہر شخص کو چاہے وہ مسلمان ہے یا عیسائی یا کسی اور مذہب کا ماننے والا اسکو اپنے مذہب پر عمل کرنے کی پوری پوری آزادی حاصل ہے" گورنر صاحب موصوف نے ہسپتال کی تعمیر کے بارے میں جماعت احمدیہ کی اعلیٰ روایات کے عین مطابق ہے"

اس ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر مبشر احمد صاحب اور ان کی اہلیہ ہندوستان سے وقف کر کے وہاں پہنچے ہیں

(الفضل ۶ جولائی ۱۹۸۰ء)

جہالت کا مقابلہ کرنے کے لئے مزید سکول بھی عمیشہ۔ اگباگی۔ اور آئیگنلے اور اودوہ ۵ ۵ ۵ کے مقامات پر کھلتے چلے گئے۔

کوارا سٹیٹ میں آئیگنلے سکول نے مکرم خالد احمد صاحب زفر کی رہنمائی میں کام شروع کیا اور موجودہ پرنسپل مکرم مظفر احمد صاحب منصور کی نگرانی میں ترقی کی منازل تیزی سے طے کر رہا ہے۔ گزشتہ سال سٹیٹ گورنر الحاج اداموا تا صاحب نے ۲ جولائی ۸۰ء کو سکول کے معائنہ پر بے حد مسرت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔

"یہ مشن (نائیجیریا) تعلیمی ترقی کے میدان میں حکومت کا بڑا ہاتھ بٹا رہا ہے انہوں نے آئندہ سال سے سکول کو گرانٹ دینے کا بھی وعدہ فرمایا۔

الفضل ۵ اگست ۱۹۸۰ء

ہمارے اس سکول کی ترقی کی رفتار کو دیکھ کر بعض عیسائی کمیونٹیوں (COMMUNITIES) نے بھی احمدیہ مسلم سکولز کھولنے کی درخواستیں بھجوائی ہیں اور محکمہ تعلیم نے ہمارے پرنسپل صاحب کو نائیجیریا میں ضلعی سطح پر لوکل گورنمنٹ کی ایجوکیشنل کمیٹی کی مستقل رکنیت دے دی ہے اور سٹیٹ منسٹری آف ایجوکیشن کی سکولز کے اجرا کے لئے کمیٹی کی مستقل رکنیت اس کے علاوہ ہے حکومت نے اس سکول میں عربی بحیثیت لازمی مضمون کے پڑھانے کی منظوری بھی دے دی ہے الحمد للہ علیٰ ذالک نیز اس صوبہ کی حکومت نے نئے سکولوں کے قیام کے لئے بھی احمدیہ مسلم مشن سے مزید تعاون کی درخواست کی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین

عمیشہ سکول کا عمدہ نمونہ! پلیٹو سٹیٹ کے ڈپٹی گورنر کو اس وقت اس نمونہ کے مشاہدہ کا موقعہ ملا جب وہ ایک زرعی میلہ کے افتتاح کے لئے وہاں تشریف لے گئے تھے اور عمیشہ سکول کے پرنسپل مکرم عرفان صادق صاحب کے مہمان تھے۔ اس عمدہ نمونہ سے وہ اتنے متاثر ہوئے کہ انہوں نے مزید پانچ احمدیہ سیکنڈری اسکولز کا مطالبہ کر دیا۔ جس کا حال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبان مبارک سے سنیئے

"اب جب پچھلے سال میں دورہ پر گیا تو ایک ریاست کے گورنر کا خط سفر کے دوران ملا۔ اس نے لکھا کہ ہماری ریاست میں ۵۰ عیسائی ہیں ۵۰ بت پرست ہیں اور ۵۰ مسلمان ہیں۔ عیسائی ان ۵۰ بت پرستوں کو عیسائی بنانے کی کوشش کر رہے ہیں اگر وہ اس میں کامیاب ہو گئے تو یہ عیسائی اکثریت کا صوبہ بن جائے گا۔ اس گورنر نے لکھا کہ صرف ایک آپ کی جماعت ایسی ہے جو اس صوبہ کو عیسائی صوبہ بننے سے روک سکتی ہے اور صرف جماعت احمدیہ ہے جو عیسائیوں کا مقابلہ کر سکتی ہے مگر آپ نہیں چاہتے کہ یہ عیسائی صوبہ بن جائے تو فوری طور پر پانچ اسکول یہاں کھول دیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے فوراً ہی اس کی اجازت دے دی اور اب تک شائد دو سکول وہاں جاری ہو چکے ہوں گے اس کے بعد اس صوبے کے گورنر نے لکھا کہ صرف پانچ سکول کافی نہیں ہیں بلکہ یہاں پر ہسپتال بھی کھولے جائیں گے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ تبدیلی کسی طاقت کے ذریعے ممکن نہیں ہے۔ یہ صرف پیار سے حاصل ہوتی ہے کہ جہاں کے لوگ ہمارا وجود برداشت نہیں کرتے تھے وہ ہمیں خود دعوت دے رہے ہیں کہ آ کر اسکول اور ہسپتال کھولو۔

(الفضل ۱۲ اپریل ۱۹۸۱ء)

نئے پروگرام

نائیجیریا میں کسر صلیب کے اس مطالبہ کو پورا کرنے کیلئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لیگوس میں ۱۹ اگست ۱۹۸۰ء کو جماعت احمدیہ نائیجیریا کی مجلس منتظمہ کو خطاب فرماتے ہوئے واضح یاد دہانی کروائی۔

"۔۔۔۔۔۔ ہمیں اپنی سرگرمیوں کا دائرہ وسیع کر کے عوام تک پہنچنا چاہیئے اس کا ایک طریق یہ ہے کہ ہم نئے سکول کھولنے کی طرف توجہ دیں حکومت خود ہم سے پانچ نئے اسکول کھولنے کا مطالبہ کر رہی ہے اور چاہتی ہے کہ ہم یہ پانچ نئے اسکول فوری طور پر کھول دیں اگرچہ وقت کم ہے تاہم ہماری کوشش یہی ہے کہ جتنی جلد ممکن ہو سکے ہم حکومت کا ہر مطالبہ پورا کر دیں ہم نے ان سے دو باتوں کا مطالبہ کیا ایک یہ کہ حکومت ان اسکولوں کی عمارتیں تعمیر کرنے کے لئے زمین دے دوسرے یہ کہ وہ اساتذہ بھجوانے کے لئے ان کے نام پر نائیجیریا آنے کے پرمٹ جاری کرے۔ حکومت ان دونوں باتوں کا انتظام کرے انشاء اللہ تعالیٰ ہم پانچ اسکول کھول دیں گے۔

(دورہ مغرب ۱۴۰۰ھ صفحہ ۳۲۱)

الحمد للہ کہ احمدیہ مسلم مشن کے سرکردہ احباب کے تعاون سے اور حکومت کی طرف سے بروقت اجازت ملنے کے نتیجہ میں اس اسٹیٹ کے دو اہم مقامات اونڈا اور آرا میں دو احمدیہ مسلم سیکنڈری اسکولوں نے مکرم عبدالحی صاحب طاہر اور مکرم مبارک علی صاحب طاہر کی رہنمائی میں اوائل ۱۹۸۱ء سے کام شروع کر دیا تھا۔ ۱۶ مارچ کو باقاعدہ افتتاح فرماتے ہوئے مکرم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الحاج سلمان علی اوبام صاحب وزیر صنعت ریاست پلیٹو نائیجیریا نے تو ایک سچی بات سنا دی:۔

"بعض لوگوں نے اس سے قبل بھی یہاں ایک سکول کھولنے کی کوشش تو کی تھی مگر نہایت افسوس ہے کہ وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکے یہاں پر سکول کی ضرورت بڑی شدت سے محسوس کی جا رہی تھی خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ جماعت احمدیہ بروقت ہماری مدد کے لئے پہنچ گئی۔ اور انہوں نے اس عظیم کام کا جوا اپنے سر پر لیا۔

(الفضل ۲۳ مئی ۱۹۸۱ء)

پھر اسی موقعہ پر پلیٹو سٹیٹ کے کمشنر برائے تعلیم نے اپنے ایڈریس میں (جو ان کے نمائندہ نے پڑھ کر سنایا) اس سٹیٹ میں پہلے احمدیہ سکول بمقام عجیمشہ کو دل کھول کر داد دی اور اس کو اسٹیٹ کے دوسرے سکولوں کے لئے ایک نمونہ اور ماڈل گردانا اور توقع ظاہر کی کہ اسٹیٹ میں کھلنے والے دیگر احمدیہ سکول بھی اسی طرح دوسرے سکولوں کے لئے راہنما اور رہبر ثابت ہوں گے

(الفضل ۲۳ مئی ۱۹۸۱ء)

ان دونوں سکولوں کے لئے حکومت سے ۱۴۰ اور ۶۰ ایکڑ زمین مشن کو دے دی ہے جب نئی عمارتوں کا سنگ بنیاد نومبر ۱۹۸۱ء میں رکھنے کا پروگرام تھا۔ اللہ تعالیٰ سے یہ کام بھی تیزی سے مکمل ہوا

مثبت کردار

اوگن سٹیٹ میں بھی اونی احمدیہ سیکنڈری اسکول کا افتتاح کرتے ہوئے سٹیٹ گورنر جناب چیف سبتی اونا بانجو نے فرمایا:۔

"یہ امر میرے لئے انتہائی مسرت کا ہے کہ میں آج جس تقریب میں شامل ہوں یہ جماعت احمدیہ اور لوکل کمیونٹی نے ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہوئے اس کا انتظام کیا ہے میں جماعت احمدیہ اور کمیونٹی کا مشکور ہوں کہ وہ اس کام کے لئے کوشاں ہیں جماعت احمدیہ کا قیام اس ملک میں اس لئے ہوا تھا کہ وہ لوگوں کو روحانی تشنگی کو بجھائیں مگر انہوں نے نہ صرف مذہبی بلکہ ملک کی ترقی کے لئے صحت اور تعلیم کے میدان میں نمایاں کردار ادا کیا ہے اور آج ہمیں بہت سارے نائیجیرین دوست ملے ہیں (جو اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں) یہ انہی جماعت کے اداروں سے فارغ التحصیل ہیں۔ جو جماعت نے ملک کے مختلف حصوں میں قائم کئے ہیں جماعت احمدیہ نے نہ صرف تعلیمی ادارے قائم کر کے ملی خدمات سرانجام دی ہیں بلکہ ہسپتال قائم کر کے رفاہی اور فلاح و بہبود کے کام میں بھی بھرپور تعاون کیا ہے۔ ابھی دو مہینوں کی بات ہے کہ میں نے اس علاقہ میں دوسرے احمدیہ ہسپتال کا افتتاح کیا تھا۔ مجھے امید ہے کہ نہ صرف جماعت احمدیہ بلکہ دوسری مذہبی تنظیمیں بھی ہماری ترقی میں ایک مثبت کردار ادا کر سکتی ہیں۔

(الفضل ۱۹ اگست ۱۹۸۰ء)

اور اونڈا اسٹیٹ کے گورنر نے تو گزشتہ سال احمدیہ سالانہ کانفرنس کے لئے یہ پیغام بھجوایا تھا۔

"یہ امر میرے لئے باعث مسرت ہے کہ میں احمدیہ جماعت نائیجیریا کی ۳۱ ویں سالانہ کانفرنس کے موقعہ پر اپنا پیغام ارسال کروں میں اس امر سے پوری طرح باخبر ہوں کہ جماعت احمدیہ ملک کی رفاہی اور تعلیمی ترقی کے لئے غیر معمولی کام کر رہی ہے میری یہ درخواست ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ اس شاندار کام کو جو بنی نوع انسان کی بہبودی اور خدا تعالیٰ کی لازوال شان و عظمت کے لئے آپ کر رہے ہیں مسلسل جاری رکھیں گے

(الفضل ۱۲ اپریل ۱۹۸۱ء)

کسر صلیب کی ایک اور مہم

مشرقی نائیجیریا میں اکثریت عیسائی ہے اس وجہ سے اس علاقے کی الگ حکومت (BIAFARA) کے نام سے قائم کرنے کی کوشش کی گئی جو ناکام ہو گئی تھی اس علاقہ کے متعلق ۱۹ اگست ۱۹۸۱ء کو نائیجیریا میں ایک پریس کانفرنس کے دوران ایک سوال کے جواب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"مشرقی نائیجیریا میں بھی ہمارا مشن کام کر رہا ہے وہاں بھی ہم نے سکول کھولے اور وہاں ابھی مزید سکول کھولنے کا پروگرام بھی زیر غور ہے بلا تفریق مذہب وملت و علاقہ سب کی خدمت کرنا ہمارا اصول ہے سو تعلیمی اور طبی میدانوں میں ہم مقدور بھر خدمت بجا لا رہے ہیں مزید برآں وہاں ہمارا مشن تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے میں بھی مصروف ہے۔

اور ہم نے وہاں بہت سے عیسائیوں کو مسلمان بنا دیا ہے اور مسلسل بنا رہے ہیں۔

(دورۂ مغرب ۱۴۰۰ھ صفحہ ۳۲۸)

اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے کہ ابھی ایک سال ہی اس وعدہ پر گزرا کہ اس علاقہ میں دو نئی مساجد کی تعمیر ہو چکی ہے۔ احمدیہ ہسپتال کے لئے (OBENZE) مقام پر ایک اہم شاہراہ پر نہایت ہی موزوں قطعہ زمین حاصل کر لیا گیا ہے جس میں کچھ عمارتیں بھی بنی ہوئی ہیں ہسپتال کی نئی عمارت کا نقشہ بھی منظور ہو چکا ہے اور فوری ضرورت کے تحت اس جگہ کے قریبی شہر اویری (OWERRY) میں کرایہ کی عمارت میں احمدیہ کلینک نے کام بھی شروع کر دیا ہے مکرم ڈاکٹر مبشر احمد صاحب سلیم لندن سے کئی ڈاکٹری آلات از قسم E.C.G وغیرہ لے کر وہاں پہنچ چکے ہیں اور لوگوں کی روحانی اور جسمانی بیماریوں کو دور کرنے کے لئے دن رات کوشاں ہیں۔

مضبوط بنیاد

افریقہ میں نصرت جہاں کے پروگراموں کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"اسی طرح مغربی افریقہ کے ممالک میں پہلے یہ حالت تھی کہ مسلمانوں کا کوئی ایک پرائمری اسکول بھی نہ تھا۔ سارے اسکول عیسائی مشنوں کے ہوتے تھے مسلمان بچے بھی انہی کے اسکولوں میں پڑھنے پر مجبور ہوتے تھے۔ وہ براہ راست بائیبل کی تعلیم دیئے بغیر ان کا عیسائی نام رکھ کر انہیں چپکے سے عیسائی بنا لیتے تھے جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے وہاں پر پرائمری مڈل اور ہائر سیکنڈری اسکول کھولنے کی توفیق دی۔ اس طرح وہاں مسلمان بچوں کی تعلیم کا انتظام ہوا۔ نصرت جہاں منصوبہ کے تحت سولہ نئے ہائر سیکنڈری اسکول کھولنے کا وعدہ کیا تھا۔ خدا تعالیٰ نے وہاں اس سے زیادہ تعداد میں اسکول کھولنے کی توفیق عطا کر دی۔ غلبۂ اسلام کی مہم کو کامیابی سے ہم کنار کرنے کے لئے مضبوط بنیادوں کی ضرورت تھی۔ سو اللہ تعالیٰ نے نصرت جہاں کے منصوبہ کے تحت یہ بنیادیں فراہم کر دیں۔ اب وہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری اس خدمت کا اتنا اثر ہے کہ نائیجیریا میں ہماری جماعت کے جلسہ سالانہ میں ملک کے صدر نے جس کا تعلق مسلم نارتھ سے ہے جو پیغام بھیجا اس میں جماعت کی خدمات کو سراہتے ہوئے لکھا کہ میں تمام مسلمان فرقوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انہیں بھی ملک وقوم کی اسی طرح خدمت کرنی چاہیئے جس طرح جماعت احمدیہ نائیجیریا کر رہی ہے۔"

(الفضل ۱۵ جولائی ۱۹۸۰ء)

نائیجیریا کے صدر محترم شیخو شغاری کے پیغام کے کچھ الفاظ یہ ہیں۔

"یہ امر میرے لئے باعث سکون ہے کہ جماعت احمدیہ تبلیغ اسلام، سکولوں، ہسپتالوں کے قیام کے میدان میں بدستور بڑے ثبات کے ساتھ ترقی پذیر ہے اس جہت میں جماعت کی مساعی انتہائی قابل تعریف ہے اور دوسری تمام رضاکارانہ طور پر کام کرنے والی تنظیموں کے لئے باعث تقلید ہے جماعت احمدیہ بجا طور پر فخر کر سکتی ہے کہ اس کے تعلیمی اداروں سے ایسے بہترین مردوزن نکلے ہیں جو ملک کی ترقی کے لئے غیر معمولی خدمات بجا لا رہے ہیں"

(الفضل ۳ مارچ ۱۹۸۰ء)

(باقی)

مرحوم موصیان کے بارے میں ایک نہایت ضروری اعلان

بیرونجات سے مرحوم موصیان کی میتیں بہشتی مقبرہ میں تدفین کی غرض سے مرکز میں لائی جاتی ہیں۔ بعض دفعہ ان کے ورثاء یہ کہلا بھیجتے ہیں کہ مرحوم موصی کا حساب بنا رکھیں تا ربوہ آنے پر بلا تاخیر تدفین ہو سکے۔ حالانکہ یہ امر درست نہیں۔ مرحوم موصی کے اقرب ترین ورثاء میں سے کسی ایک کا مرکز میں خود پہنچ کر مرحوم موصی کے ترکہ کے بارہ میں مفصل بیان دینے پر ہی حساب تیار کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے ایسی صورتوں میں ورثاء کا فرض ہے کہ اپنے میں سے کسی ذمہ دار فرد کو فوری طور پر متعلقہ مقامی جماعت کے امیر صاحب / صدر صاحب کی مرحوم موصی کے ترکہ کے بارے میں مفصل رپورٹ کیساتھ مرکز میں بھجوا دیا کریں تا وہ خود دفتر وصیت میں تشریف لا کر اپنا بیان دیں نیز مقامی جماعت کی رپورٹ پیش کریں تا مرحوم موصی کا حساب تیار کیا جا سکے۔

- یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ حصہ جائیداد اگر فوری طور پر نقد ادا نہ ہو سکے تو صرف ربوہ کی جائیداد کی کفالت ہی قبول کی جاتی ہے۔
- مقامی جماعت کی رپورٹ مرحوم موصی کے ترکہ کے بارے میں نیز مرحوم موصی کی طرف سے سال رواں میں حصہ آمد کی آخری ادائیگیوں کے بارے میں مفصل ہونی چاہیئے۔
- بالکل مختصر اور مبہم رپورٹ کی بناء پر حساب نہیں بنایا جا سکتا۔ مثلاً یہ رپورٹ کہ "مرحوم کے ذمہ حصہ آمد یا حصہ جائیداد کا کوئی بقایا نہیں" مفید نہیں ہوگی۔ ادائیگی حصہ آمد یا حصہ جائیداد کے بارے میں رپورٹ متعلقہ سیکرٹری مال کی طرف سے آنی چاہیئے۔

(صدر مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

والدین متوجہ ہوں

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"مسلمانوں کی بعد میں آنے والی نسلوں نے اپنے بچوں کا خیال نہیں رکھا۔ وہ یہ سمجھے کہ ہم قرآن کریم سیکھے ہوئے ہیں، پڑھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے بچوں کی تعلیم کی طرف توجہ نہیں کی اور خیال کیا

"جدوں وڈا ہوئے گا تے آپے سکھ لئے گا"

بعض ماں باپ اس قسم کے بھی ہوتے ہیں لیکن جو بچہ بچپن میں نہیں سیکھتا "وہ وڈے ہو کے" کس طرح سیکھ لے گا۔ اسے کون سکھائے گا"

اس ارشاد کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے بچہ کی دینی تعلیم کی طرف خصوصی توجہ دیجئے اور اسے مجلس کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کیجئے۔

خدا آپ کا حامی و ناصر ہو۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

16/1/82

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختصر رپورٹ انتظامات جلسہ گاہ (زنانہ)

محترمہ صفیہ عزیز صاحبہ ایم۔اے منتظمہ جلسہ گاہ زنانہ

جلسہ گاہ جلسہ سالانہ ۱۹۸۱ء کے جملہ امور کی انجام دہی کے لیے مختلف شعبوں کی جن منتظمات کا حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی منظوری سے تقرر کیا گیا تھا۔ ان کی پہلی میٹنگ ۲۹ نومبر ۱۹۸۱ء کو منعقد کی گئی اور ہر منتظمہ کو اس کے شعبہ کے کام سے متعلق مکمل ہدایات دی گئیں۔ ۴ دسمبر کو تمام منتظمات نائبات اور معاونات کو دوبارہ بلوایا گیا۔ اس اجلاس میں حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے ڈیوٹی کے لیے نام پیش کرنے والی کارکنات کو بڑے ہی پُراثر انداز میں ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلاتے ہوئے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ تمام کارکنات حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں مسکراتے چہروں کے ساتھ حضرت اقدس کے مہمانوں کی خدمت کریں گی۔ اسی اجلاس میں تمام معاونات کا ان کی منتظمات سے تعارف بھی کروایا گیا اور ان میں بیجز بھی تقسیم کئے گئے۔ ۲۳ دسمبر کو جلسہ گاہ میں پہلی حاضری لی گئی اور کام کرنے والیوں کو ان کی مخصوص جگہیں بتائی گئیں۔ ۲۵ دسمبر کو جلسہ گاہ میں باقاعدہ کام شروع ہو گیا۔ کیونکہ امسال خواتین نے حضور ایدہ اللہ کی قیادت میں نماز جمعہ جلسہ گاہ میں ہی ادا کی۔ اسی روز سب کارکنات نے ۱۰ بجے اپنی اپنی ڈیوٹیاں سنبھال لیں۔ حضرت سیدہ صدر صاحبہ نے ½۱۰ بجے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر تمام انتظامات کا معائنہ فرمایا اور متعین کارکنات کو ضروری ہدایات دیں۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے جلسہ گاہ کی کارکنات نے خاموشی اور نظم و ضبط برقرار رکھنے اور صفیں درست کروانے کا کام کیا۔

دوران جلسہ بھی تمام انتظامات کافی حد تک تسلی بخش رہے اور کارکنات نے اپنے مقدس فرائض کو بڑی تندہی اور جانفشانی سے نبھانے کی کوشش کی۔ جلسہ گاہ کے تمام انتظامی امور کی انجام دہی میں مکرمہ حمیدہ راشدہ صاحبہ، مکرمہ امۃ الرشید سیال صاحبہ، امۃ النصیر سیال صاحبہ، ثمریہ ہاشمی صاحبہ کراچی اور سلمیٰ ہاشمی صاحبہ کراچی نے عاجزہ کی پوری پوری معاونت کی۔ اسی طرح ضروری سامان جلسہ گاہ میں لے جانے اور واپس پہنچانے میں دو اطفال نعمان حی اور نعمان ماجد نے اور جلسہ کے دوران امۃ العلی زہرا، امۃ الولی زبدہ اور امۃ القیوم فریہ نے پیغام رسانی کے کام میں مدد دی۔ نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے مقرر کردہ مرد منتظمین کے علاوہ مکرم محمود احمد صاحب آف ملتان انچارج لاؤڈ سپیکر نے اپنے کام کیساتھ ساتھ بوقتِ ضرورت ہماری انتظامیہ کے ساتھ بھی تعاون کیا۔ خدا تعالیٰ ان سب کو بہتر جزا دے۔ (آمین)

شعبوں کی کارکردگی کی مختصر رپورٹ حسب ذیل ہے اس میں اچھا کام کرنے والی معاونات کے نام طوالت کے پیش نظر درج نہیں کئے جا رہے تاہم ان سب کے نام حضور اقدس کے ارشاد کے ماتحت چھپنے والے کتابچہ "حسنِ عمل" میں بغرضِ دعا شائع کروائے جا رہے ہیں۔

شعبہ تعداد شماری سات گیٹوں پر ان خواتین نے بطور منتظمات اچھا کام کیا اور حاضری کی اطلاع دی۔

مکرمہ بشریٰ نادر صاحبہ، امۃ الرحمٰن صاحبہ، غنچہ فردوس صاحبہ، امۃ الحمید غنی صاحبہ، سلیمہ شریف صاحبہ اور ماجدہ اسمٰعیل صاحبہ (ماجدہ اسمٰعیل صاحبہ نے دو گیٹ پر کام کیا۔ تعداد شماری کے مطابق تینوں دن کی حاضری)

۲۶ دسمبر	اجلاس اول		۵۵۰۰۰
"	"	دوم	۵۳۵۰۰
۲۷	"	اول	۵۷۱۲۳
"	"	دوم	۵۴۰۰۰
۲۸	"	اول	۶۰۵۰۰
"	"	دوم	۶۹۶۰۰

شعبہ سٹیج مکرمہ حامدہ سلطانہ صاحبہ منتظمہ سٹیج اور مکرمہ ڈاکٹر طاہرہ خان صاحبہ نے بطور نائبہ سٹیج اپنے فرائض خوش اسلوبی سے سرانجام دیئے اور اپنی معاونات کیساتھ مکرر سٹیج کے تمام انتظامات سنبھالے۔ وقفہ کے دوران صفائی کا کام کروایا۔ نیز خواتین کو خاموشی کے ساتھ کارروائی سننے کی تلقین کی۔

شعبہ گیٹ سٹیج مکرمہ رفیعہ رامہ صاحبہ نے شعبہ ہذا میں کام کیا اور سٹیج تک پہنچنے والے تینوں راستوں پر اپنی معاونات کے ساتھ مکرر ٹکٹوں کی چیکنگ کا کام کیا اور مجمع کو احسن طور پر کنٹرول کرنے کی کوشش کی۔

حلقہ خاص دونوں حلقوں میں جاری شدہ ٹکٹوں کے مقابلہ میں کرسیوں کی تعداد کم تھی جس کی وجہ سے دونوں منتظمات کو کچھ مسائل کا سامنا کرنا پڑا مگر مکرمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ اور مکرمہ بشریٰ صدیق صاحبہ ایڈووکیٹ نے اپنے حسن عمل سے تمام معاملات کو احسن پیرایہ میں نبٹایا اور اپنے اپنے حلقہ میں پوری محنت سے کام کیا۔

تقسیم ٹکٹ سٹیج و حلقہ خاص جلسہ سالانہ سے چند روز قبل ہی دونوں قسم کے ٹکٹوں کی تقسیم کا کام شروع ہو چکا تھا۔ امسال سٹیج کی ٹکٹوں کا کام مکرمہ صاحبزادی امۃ الرؤف بیگم صاحبہ اور حلقہ خاص کی ٹکٹوں کا کام مکرمہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کی زیر نگرانی کیا گیا اور اس کام میں مکرمہ مستنصرہ مرزا صاحبہ، مکرمہ ریحانہ شاہین قریشی صاحبہ، مکرمہ شاہین روحی صاحبہ، مکرمہ نبیلہ جبیہ صاحبہ اور مکرمہ امۃ الباسط اشرف صاحبہ نے آپ دونوں کی معاونت کی۔

اندرون و بیرون جلسہ گاہ اندرون جلسہ گاہ میں مکرمہ نجم النساء صاحبہ نے بطور منتظمہ بڑی محنت سے کام کیا نیز ان کی نائبات مکرمہ منورہ سلطانہ صاحبہ اور مکرمہ صادقہ میر صاحبہ گوجرانوالہ نے بھی بڑی ذمہ داری کا ثبوت دیا اور پوری جلسہ گاہ کا گاہے گاہے چکر لگا کر کارکنات کے کام کا جائزہ لیکر ہدایات دیں۔ مختلف بلاکس کا کام بھی ان کی زیر نگرانی ہوتا رہا۔ بلاک نمبر ۲ جس کی منتظمہ مکرمہ ثریا اسلم صاحبہ تھیں انتظامی لحاظ سے تمام بلاکوں میں نمایاں رہا۔ بلاک نمبر ۱ جس کی منتظمہ مکرمہ امۃ الحفیظ عباس صاحبہ تھیں کا کام بھی تسلی بخش رہا مگر باقی چار بلاکس کا کام خاطر خواہ نہ تھا۔ بیرون جلسہ گاہ کی منتظمہ مکرمہ امۃ اللطیف رفیق صاحبہ کی کارکردگی بھی قابل تعریف ہے۔ اس شعبہ کی کارکنات کی حاضری سب سے زیادہ رہی۔ بلاک نمبر ۳ کی حاضری سب سے کم رہی اور اس بلاک کی منتظمہ مکرمہ طاہرہ مبشرہ صاحبہ نے اندرون جلسہ گاہ کی کارکنات کے تعاون سے کام کیا۔

(باقی ہے)

گمشدہ اوورکوٹ

۲۸ دسمبر ۱۹۸۱ء کو ۶ بجے شام کے قریب واپس آتے وقت خاکسار اپنا اوورکوٹ مسجد اقصیٰ کے عقب میں واقع بارک نمبر ۴ کے کمرہ نمبر ۷ میں بھول گیا۔ سرگودھا کے قریب یاد آیا تو واپس گیا لیکن اوورکوٹ نہ مل سکا۔ کمرہ نمبر ۷ بارک نمبر ۴ ضلع وہاڑی کے لئے مقرر تھا لیکن میں گجرات کے کمروں میں جگہ نہ ملنے کی وجہ سے اس کمرہ میں ٹھہرا تھا۔ جس دوست کو یہ کوٹ ملا ہو وہ درج ذیل پتہ پر بھیج کر یا مجھے بذریعہ خط اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔

(میاں غلام محمد سکنہ شیخ پور ضلع گجرات)

دعائے مغفرت

عزیز عبداللطیف جو خاکسار کا بھانجا مکرم صوفی عبدالقدیر صاحب نیاز کا بیٹا اور حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری کا پوتا تھا یکم اور دو جنوری ۱۹۸۲ء کی درمیانی شب فوت ہو گیا۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون۔** مرحوم نے بارہ تیرہ سال شوگر کی مرض میں گزارے صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے کمال شفقت فرمائی۔ جنازہ کے ساتھ تشریف لے گئے اور قبر تیار ہونے پر دعا فرمائی۔ احباب بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(برکت اللہ پوسٹل پنشنر دارالرحمت شرقی (الف) ربوہ)

خاکسار کی اہلیہ محترمہ امۃ العزیز بیگم صاحبہ اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے مورخہ ۲ نومبر ۱۹۸۱ء کو (اکاون) سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون موصیہ تھیں۔ اگلے روز بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ مرحومہ با اخلاق، نیک، دین کا شغف اور احمدیت سے والہانہ محبت رکھنے والی تھیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ درجات بلند فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

(غلام محمد پرویز گنج مغلپورہ۔ لاہور)

درخواست ہائے دعا

عاجزہ کی چچازاد بہن عزیزہ ارشاد بیگم بنت چوہدری غلام احمد صاحب سکنہ کوٹلی منقولی ضلع سیالکوٹ حال مقیم دارالنصر شرقی ربوہ بیمار ہیں فیصل آباد میں ان کا کامیاب اپریشن ہوا تھا۔ لیکن دو ماہ کے بعد بعض پیچیدگیاں پیدا ہو گئی ہیں احباب کرام سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خلیل الرحمان دارالنصر شرقی۔ ربوہ)

مکرم نجاح الدین صاحب ابن ملک فتح محمد صاحب کی لڑکی بعمر سات ماہ شدید بیمار ہے اور فاطمہ ہسپتال سرگودھا میں زیر علاج ہے۔ احباب سے اس کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(نسیم اللہ ملک۔ بہاولپور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۸۶۶

مَیں رانا چراغ دین ولد بابو خان صاحب قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر ۶۲ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۹۴ گ۔ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۱۱۰۱۹۸۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسبِ ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ ۷ ایکڑ زمین واقع چک ۲۹۴ گ۔ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع فیصل آباد

اس وقت مجھے مبلغ -/۴۲۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخلِ خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الراقم: چراغ دین ولد بابو خان صاحب مرحوم چک نمبر ۲۹۴ گ۔ب ضلع فیصل آباد

گواہ شد:- غلام حسین ولد محمد یار صاحب چک نمبر ۲۹۴ گ۔ب ضلع فیصل آباد

گواہ شد:- غلام محمد ولد اللہ بخش چک نمبر ۲۹۴ گ۔ب ضلع فیصل آباد

مسل نمبر ۲۴۸۶۷

مَیں حاجرہ بیگم بیوہ سید چراغ شاہ صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۷۲ سال پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۷۷ گ۔ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵-۵-۱۹۸۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسبِ ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ زیورات طلائی ۴ تولہ مالیتی آٹھ ہزار روپے

۲۔ حق مہر ۲۵-۳۲ روپے وصول شدہ

مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسبِ قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الراقمہ: حاجرہ بیگم بیوہ سید چراغ شاہ مرحوم چک ۷۷ گ۔ب ضلع فیصل آباد۔

گواہ شد:- محمد الدین امیر حلقہ چک نمبر ۷۶ گ۔ب ضلع فیصل آباد وصیت ۱۳۷۳۳

گواہ شد:- عبد الرحمٰن وصیت ۱۳۷۳۲ چک ۷۶ گ۔ب ضلع فیصل آباد

مسل نمبر ۲۴۸۶۸

مَیں قریشی سمیع اللہ ولد قریشی عطاء اللہ صاحب آف سرگودھا قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر ایف ڈی ۱۶ وحدت کالونی لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸۰-۱۲-۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ سات سو روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسبِ قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: قریشی سمیع اللہ کوارٹر ۲۲۔ F.D. ۱۶ وحدت کالونی لاہور۔

گواہ شد:- محمد اسحاق صدر حلقہ وصیت ۱۶۹۱۳

گواہ شد:- عبد العزیز خان دفتر بورڈ آف ریونیو پنجاب لاہور وصیت ۱۸۶۶۶

اعلانِ نکاح

میرے فرزند عزیزم مکرم عزیز اللہ خان کا نکاح مورخہ ۱۰ کو بعد نماز فجر ہمراہ عزیزہ مکرمہ ساجدہ خانم صاحبہ بنت شیخ بشیر احمد صاحب ساکن حمائتیاں ضلع بہاولپور بعوض چار ہزار روپیہ حق مہر بمقام مسجد اقبال دارالنصر غربی ربوہ میں صدر محلہ مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب بھامڑی نے پڑھایا۔ احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ (خاکسار حمید اللہ خان والد عزیز اللہ خان معلم تعلیم القرآن (مسجد مبارک) دارالنصر غربی ربوہ)

انشاء اللہ تعالیٰ

حضرت حکیم نظام جان

کے فرزند اور جانشین

حکیم عبد الحمید صاحب اعوان

مشہور دواخانہ ربوہ

(بالمقابل ایوانِ محمود)

میں ۲۸، اور ۲۹ جنوری ۱۹۸۲ء کو مطب میں حاضر ہوں گے۔

جمعرات تین بجے دوپہر سے شام چھ بجے تک اور جمعہ صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک

مینجر:- مشہور دواخانہ ربوہ

دعائے مغفرت

خاکسار کی دادی صاحبہ زوجہ ملک عبد الرحمٰن صاحب آف لودھراں مورخہ ۳ جنوری ۱۹۸۲ء کو وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ انہیں ۱۳ دسمبر کی صبح کو فالج کا حملہ ہوا جس سے وہ شدید بیمار ہوگئیں۔ بیماری کے دوران ان کی دونوں بیٹیاں اور ان کے بیٹے کو بلوایا گیا تھا۔ علاج معالجہ ہوتا رہا مگر آخرکار اپنے مولائے حقیقی سے جاملیں۔ مرحومہ نے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے نماز جنازہ مسجد مبارک کے مشرقی پلاٹ میں پڑھائی۔ محترم مولانا صاحب کے ارشاد پر جمال الدین صاحب شمس مربی سلسلہ احمدیہ نے قبر تیار ہونے پر دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحومہ کے ورثاء کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور مرحومہ کے درجات بلند کرے۔ آمین۔ (نصیر محمد۔ کارکن الفضل ربوہ)

آپ اپنی کوئی چیز بیچنا چاہتے یا خریدنا چاہتے ہیں۔ مثلاً ریڈیو۔ ٹیپ ریکارڈر۔ فریج۔ ٹیلیویژن۔ موٹر سائیکل وغیرہ رابطہ قائم کریں۔

اقبال ٹریڈرز (رجسٹرڈ)

ڈیلرز کمیشن ایجنٹس۔ ایجنسی ہولڈرز۔ کنٹریکٹرز

راجپوت منزل متصل پوسٹ آفس گولبازار ربوہ

آنکھ کا اپریشن بہت نازک معاملہ ہے

سفید موتیا	CATARACT
کالا موتیا	GLAUCOMA
ناخونہ	PTERYGIUM
گوہانجنیاں اور پپوٹوں کی گلٹیاں	STYES
آنکھ کا ناسور	EYE FISTULA
آنکھ کا پھولا	EYE ULCER
آنکھ کا زخم اور چوٹ	EYE INJURY

بغیر اپریشن ٹھیک ہو رہے ہیں۔ معائنہ مشورہ لٹریچر فری

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ

پاکستان لاہور کراچی ہیڈ آفس گولبازار ربوہ

فون ۶۰۶/۶۰۷

نواب شاہ شہر میں آپکی اپنی دکان

ہر قسم کی ناصر الیکٹرک اینڈ ریفریجریشن

سکنڈ روڈ (غریب آباد) نواب شاہ

بجلی کی موٹروں کی وائنڈنگ و مرمت۔ نیز کولر۔ ایئر کنڈیشنر و فریج کی معیاری مرمت کیلئے مستعد عملہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سویابین کا کالم

سویابین کا آٹا اور دودھ

(از محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب مہتمم صحتِ جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

سویابین کا کالم بعض وجوہات سے شائع نہیں ہو سکا جس کے لئے خاکسار معذرت خواہ ہے اب یہ سلسلہ دوبارہ شروع کیا جا رہا ہے۔ قارئین کرام سے درخواست ہے کہ سویابین کو اپنے گھروں میں رائج کر کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے وارث بنیں۔

سویابین کا آٹا

سویابین کو چکی میں پیس کر اس کا آٹا بنایا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ سویابین کو اس کی اصلی صورت میں چکی میں یا گرائنڈنگ مشین میں پیسا جائے اور پھر اسے چھان کر استعمال میں لایا جائے کیونکہ اس کا چھلکا صحت کے لئے اچھا نہیں۔ بعض لوگ پہلے سویابین سے اس کا تیل نکال لیتے ہیں اور پھر اسے پیستے ہیں۔ یہ طریق کار غلط ہے۔

سویابین کے آٹے میں لیسی تھین کی مقدار باقی ہر قسم کے آٹے سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔ اس میں پروٹین کی مقدار گندم کے آٹے سے ساڑھے تین گنا زیادہ اور چکنائی بیس گنا زیادہ ہوتی ہے۔ سویابین کے آٹے سے جسمانی طاقت کی کیلوریز بھی گندم کے آٹے سے زیادہ حاصل ہوتی ہیں۔ لیکن اس میں چکنائی زیادہ ہونے کی وجہ سے سارے آٹے سے روٹی بنانے کی سفارش نہیں کی جاتی۔ بلکہ گندم کے آٹے میں ۲۰ فی صد یعنی پانچواں حصہ سویابین کے آٹے کو ملا کر روٹی پکائی جائے تو لذت بھی زیادہ ہوگی زیادہ دیر تک تازہ بھی رہے گی اور اس کا رنگ بھی خوبصورت ہوگا۔

سویابین کا دودھ

ایک حصہ سویابین کا آٹا اور سات حصے پانی لے کر، پانی کو ابالیں۔ پھر ابلتے ہوئے پانی میں تھوڑا تھوڑا کر کے سویابین کا آٹا ڈالتے جائیں اور ساتھ ساتھ اسے مسلسل ہلاتے جائیں تاکہ آٹا پانی میں اچھی طرح سے حل ہوتا جائے۔ جب یہ اچھی طرح سے حل ہو جائے تو اسے دس بارہ منٹ تک ابالیں۔ اس کے بعد چولہے سے اتار کر کپڑے میں چھان لیں۔ اگر زیادہ گاڑھا دودھ درکار ہو تو سویابین کے آٹے کی مقدار میں اضافہ بھی کیا جا سکتا ہے۔

سویابین کا دودھ گائے کے دودھ کے برابر غذائیت کا حامل ہوتا ہے۔ اس کا دہی بھی عام دودھ کی طرح جمایا جا سکتا ہے۔ یورپ اور امریکہ کے سائنسدانوں نے جو تحقیق کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دودھ عام دودھ کی نسبت ۹۵ سے ۱۰۰ فی صد تک آسانی سے ہضم ہو جاتا ہے۔ یہ دودھ نومولود بچوں کے لئے بھی بہت اچھا ہے۔ بچوں کو دست لگ جانے کی صورت میں جبکہ وہ اور کوئی غذا ہضم نہیں کر سکتے یہ دودھ دیا جا سکتا ہے کیونکہ یہ بہت آسانی سے ہضم ہو جاتا ہے۔ سویابین کے دودھ کا تجربہ چھوٹے بچوں پر کیا گیا تو حیران کن نتائج ظاہر ہوئے اور بچے پہلے سے کہیں صحت مند ہو گئے۔ ہمارے ملک میں جہاں خالص دودھ ملنا ناممکن شمار ہوتا ہے سویابین کے دودھ کے استعمال سے بڑے فوائد حاصل کئے جا سکتے ہیں اور یہ عام دودھ سے سستا بھی رہے گا۔

بقیہ:۔ جلسہ سیرۃ النبیؐ

محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ آنحضورؐ کے احسانات کا کما حقہٗ ذکر انسانی استعداد اور طاقت سے باہر ہے۔ آنحضورؐ نے زمیندار، تاجر، مسلم غیر مسلم سب پر یکساں احسانات کر کے ایک ایسی امت کو پیدا کیا جو حقیقی معنوں میں خیر امت کہلائی۔ آنحضورؐ کے احسانات کا فیض صرف ماضی یا حال تک محدود نہیں بلکہ قیامت تک پیدا ہونے والی ہر نسل پر آپؐ کا احسان ہے۔ دنیا کا کوئی انسان آپؐ کی متابعت کے بغیر حصولِ کمال کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ ہم پر یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ ہم سب تہذیب و تمدن کے اس مینار کو قائم رکھیں جس کی بنیادوں میں تعلق باللہ اور تعلق بالعباد کی حسین آمیزش شامل ہے۔ (آمین)

جملہ تقاریر کے اختتام پر صدر جلسہ محترم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے دعا کروائی اور اس طرح دعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اور جملہ احباب و خواتین درود شریف کا ورد کرتے ہوئے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔

- - - - - - - - -

محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ آنحضورؐ کے احسانات کا کما حقہٗ ذکر انسانی استعداد اور طاقت سے باہر ہے۔ آنحضورؐ نے زمیندار، تاجر، مسلم غیر مسلم سب پر یکساں احسانات کر کے ایک ایسی امت کو پیدا کیا جو حقیقی معنوں میں خیر امت کہلائی۔ آنحضورؐ کے احسانات کا فیض صرف ماضی یا حال تک محدود نہیں بلکہ قیامت تک پیدا ہونے والی ہر نسل پر آپؐ کا احسان ہے۔ دنیا کا کوئی انسان آپؐ کی متابعت کے بغیر حصولِ کمال کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ ہم پر یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ ہم سب تہذیب و تمدن کے اس مینار کو قائم رکھیں جس کی بنیادوں میں تعلق باللہ اور تعلق بالعباد کی حسین آمیزش شامل ہے۔ (آمین)

جملہ تقاریر کے اختتام پر صدر جلسہ محترم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے دعا کروائی اور اس طرح دعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اور جملہ احباب و خواتین درود شریف کا ورد کرتے ہوئے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔

خوشخبری ــــ خوشخبری ــــ خوشخبری

خدا تعالیٰ کے فضل سے

شکور پارک ہاؤسنگ سکیم ربوہ

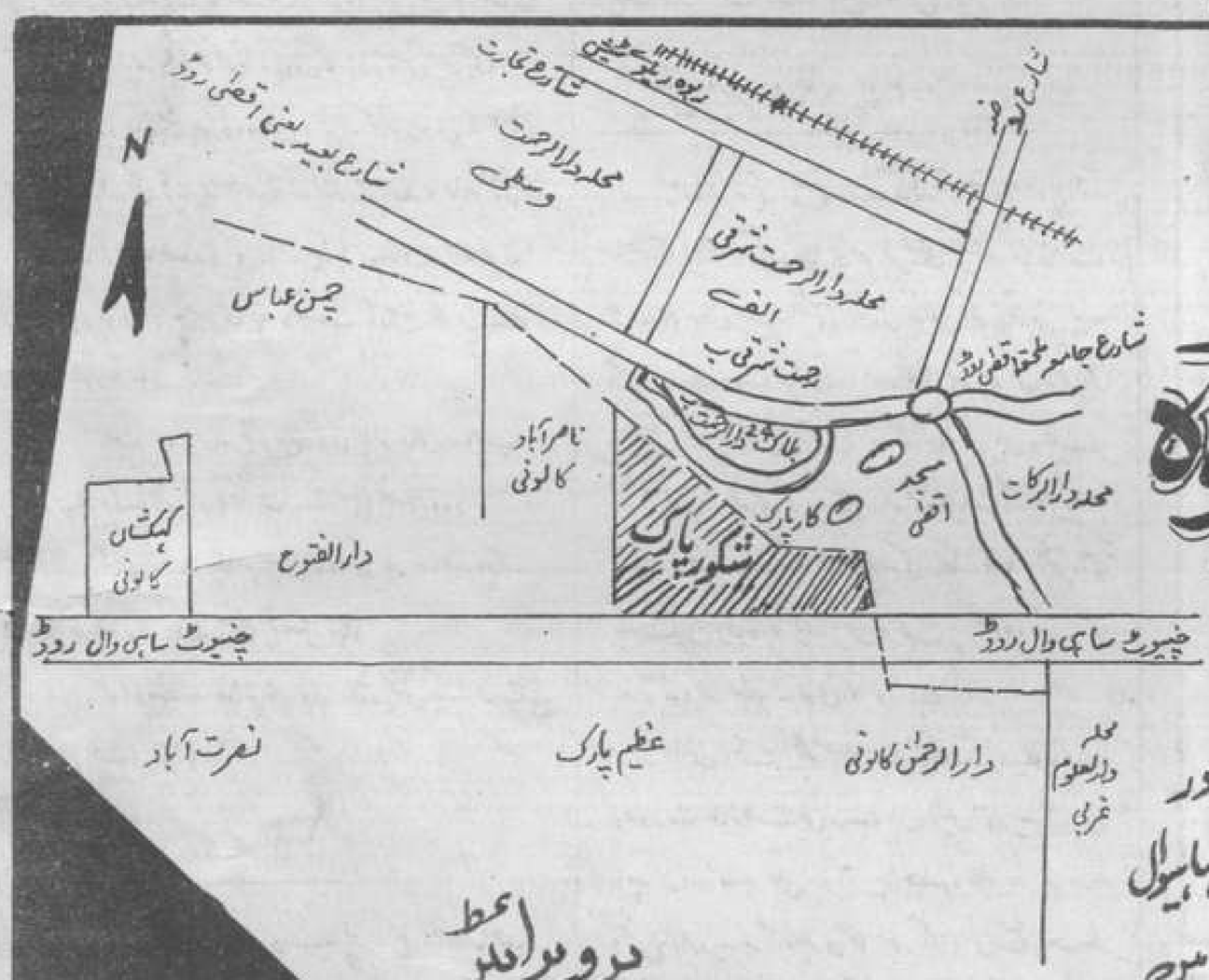

عنقریب حکومت پنجاب سے منظور کروا کر آپکی خدمت کیلئے ۱۰-۱۰ مرلہ اور ۵-۵ مرلہ کے رہائشی پلاٹ فروخت کئے جائیں گے۔ شکور پارک کے ایک طرف ساہیوال روڈ ۶۴ فٹ اور دوسری طرف دارالرحمت شرقی ب ۴۰ فٹ اور درمیان میں ۲۵ فٹ کھلی سڑکیں ہوں گی۔ درمیانی سڑکیں پختہ تعمیر بمعہ پانی کے نکاس کی نالیاں ہونگی۔ شکور پارک میں بجلی اور میٹھا پانی، سوئی گیس اور ٹیلی فون کی سہولت مہیا کی جائے گی۔ اِنْشَاءَ اللّٰہُ الْعَزِیْز

نیز الباسط کالونی اور دارالفتوح ۸ بلاک میں صرف چند پلاٹ قابلِ فروخت ہیں۔ احباب توجہ فرما کر جلد خرید فرمائیں۔

پروپرائیٹر

حاجی عبدالسمیع

۱۶/۲۵ باسط منزل محلہ دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ

فون نمبر ۴۱۶